شائع کیا تھا۔ اس کے علاوہ مولانا بشیر احمد صاحبؒ کے پاس سطعات کا ترجمہ وتشریح جو مولانا سندھیؒ سے انہیں حاصل ہوئی وہ بھی انہوں نے خود تو شائع نہیں کرائی، بلکہ وہ مولانا سید محمد متین ہاشمی کو انہوں نے دی تھی، وہ انہوں نے شائع کرائی ہے۔ رسالہ محمودیہ جو مولانا سندھیؒ نے عربی اور فارسی میں ترتیب دیا تھا۔ اس کا اردو ترجمہ بمع متن شیخ بشیر احمد صاحب لدھیانوی نے بیت الحکمت کی طرف سے شائع کیا تھا۔ مولانا بشیر احمد صاحب مرحوم نے اور بھی بعض مضامین اس سلسلے میں لکھے تھے۔

مولانا بشیر احمد صاحب زندگی کا اکثر حصہ سکول میں پڑھاتے رہے۔ علوم دینیہ کی تحصیل باقاعدہ نہیں کی تھی، عربیت سے کچھ مناسبت تھی۔ مولانا سندھیؒ سے کافی استفادہ کیا تھا۔ لیکن فلسفہ ولی اللہی کی غامض باتوں کے سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے تھے۔ احقر کے ساتھ مولانا بشیر احمد مرحوم کی متعدد بار ملاقات ہوئی تھی اور انہوں نے اس کا اقرار کیا تھا کہ مجھے افسوس ہے کہ میں درس نظامیہ کی تعلیم حاصل نہ کر سکا لیکن مولانا بشیر احمد صاحب مرحوم کی طبیعت میں استقامت تھی اور املائی تحریریں بھی ان کی اکثر محتاط ہیں۔

خلاصۃ القرآن کے نام سے جو ایک مختصر سا کتابچہ ہے وہ بھی ایسا ہے کہ مولینا سندھیؒ جس قرآن کریم پر تلاوت کرتے تھے تو مختلف سورتوں پر وہ کچھ اشارات نوٹ کر دیتے تھے۔ چنانچہ ان کو جمع کر کے اور ترتیب دے کر مولانا عزیز اللہ صاحب آف پنوں عاقل نے اسے شائع کرایا ہے۔ یہ کوئی مکمل نوٹس نہیں، بلکہ اشاراتی زبان ہیں، بعض باتیں بہت معلق سی ہیں اور بعض مشتبہ بھی ہیں۔

المقام المحمود تفسیر پارہ عم مولانا عبداللہ لغاری مرحوم نے مکہ مکرمہ میں مولانا سندھیؒ سے سن کر اردو زبان میں قلم بند کی تھی۔ وہ بھی ڈاکٹر عبدالواحد ہالی پوتا صاحب کے تقدیم وتصحیح کے ساتھ شائع کرائی گئی ہے۔ اس میں بھی بعض باتیں قابل گرفت ہیں اس کی بھی ذمہ داری مولانا سندھی رحمۃ اللہ علیہ پر نہیں، بلکہ مولانا لغاری رحمۃ اللہ علیہ اور مذکورین پر ہوگی۔

تبرکاتِ اسلاف

از افادات:۔ عمدۃ المحققین حضرت الأمام
مولانا رحمت اللہ کیرانوی رح

قرآنِ کریم علوم و معارف کا خزینہ

قرآن کریم ان امور کے بیان پر مشتمل ہے جو درحقیقت مفادِ دارین کا لباب ہیں، اور انبیاء کرام کی بعثت سے گویا انہی امور کا بیان مقصود اور علت غائی تھا۔ قرآن کریم کا کوئی رکوع بلکہ کوئی بڑی آیت ایسی نہیں جس میں ان امور میں سے کسی ایک کا بیان نہ ہو وہ امور درج ذیل ہیں۔

پہلا امر:۔ صفات کاملہ الٰہیہ کا بیان مثلاً یہ کہ اللہ تعالیٰ واحد، قدیم، غیر متغیّر، قادر، حکیم، خبیر خالق سماء وارض، عالم، سمیع، بصیر، متکلم، رازق، رحمٰن، رحیم، صبور، عادل، سب سے زبردست، مقدس، محیی اور ممیت وغیرھا ہے۔ **دوسرا امر:۔** خدا تعالیٰ کے تمام عیوب و نقائص سے پاک ہونے کا بیان مثلاً یہ کہ وہ حدوث، تغیّر، عجز، جہل، ظلم، جسمیت اور جہت وغیرھا سے منزّہ ہے۔ **تیسرا امر:۔** توحید خالص کی دعوت، اور شرک اور تثلیث وغیرھما سے منع کرنا۔ **چوتھا امر:۔** انبیاء علیہم السلام کا ذکر خیر۔ **پانچواں امر:۔** انبیاء علیہم السلام کے گوسالہ پرستی، بت پرستی اور دیگر افعال قبیحہ سے معصوم ہونے کا بیان۔ **چھٹا امر:۔** انبیاء پر ایمان لانے والوں کی تعریف۔ **ساتواں امر:۔** ان کے مخالفوں کی مذمت۔ **آٹھواں امر:۔** سب انبیاء خصوصاً مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے کی تاکید۔ **نواں امر:۔** اس امر کا وعدہ کہ بالآخر انبیاء پر ایمان لانے والے ان کے مخالفین پر غلبہ پاتے ہیں۔ **دسواں امر:۔** روز قیامت اور اس روز جزاء وسزا کی حقیقت کا بیان۔ **گیارھواں امر:۔** جنت اور جہنم کا ذکر۔ **بارھواں امر:۔** اس جہان کی بے ثباتی اور فنا کا ذکر۔ **تیرھواں امر:۔** عالم آخرت کی بہتری اور پائیداری کا ذکر۔ **چودھواں امر:۔** اشیاء کی حلت و حرمت کا بیان۔ **پندرھواں امر:۔** گھریلو معاملات کا بیان۔ **سولھواں امر:۔** سیاساتِ مدنی کے احکام کا بیان۔ **سترھواں امر:۔** اللہ اور اہل اللہ کی محبت پر ابھارنا۔ **اٹھارھواں امر:۔** معرفت و حقیقت کی باتوں کا ذکر جو وصول الی اللہ کا ذریعہ ہیں۔ **انیسواں امر:۔** فاسقوں اور بے ادبوں کی ہم نشینی پر تنبیہ۔ **بیسواں امر:۔** بدنی اور مالی عبادات میں خالص نیت